ماہانہ آرٹیکل

ربیع الثاني 1446 / اکتوبر 2024 | شمارہ: 4

اسلام میں توسل اور اس کا جواز

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

وَلِلَّهِ ٱلۡأَسۡمَآءُ ٱلۡحُسۡنَىٰ فَٱدۡعُوهُ بِهَا

"اور اللہ کے لئے ہیں سب نام اچھے سو اس کو پکارو وہی نام کہہ کر" [سورۃ الاعراف:180]

اسلام میں توسل (سفارش) اور وسیلہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ﷻ سے کسی چیز کا سوال کسی خاص عمل، صفات یا اشخاص کے واسطے سے کیا جائے۔ یہ وسیلہ کا عقیدہ اس بات پر مبنی ہے کہ اچھے اعمال یا نیک افراد کے وسیلے سے جو دعا کی جاتی ہے اس میں قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

اسلام میں توسل کی اجازت ہے اور قرآنِ کریم، احادیث مبارکہ اور حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عمل سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ توسل میں صرف اللہ ﷻ سے ہی مانگا جاتا ہے، جبکہ نیک افراد کو صرف دعا کی قبولیت کا وسیلہ بنایا جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان افراد کی عبادت کی جاتی ہے یا وہ خود سے کسی حاجت کو پورا کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔

وہ توسل غلط اور حرام ہے جو فوت شدہ افراد سے براہِ راست مدد مانگے یا وہ صفاتِ الٰہیہ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں لوگوں کو بھی ان صفاتِ الٰہیہ کے ساتھ مختص کریں۔ اور ایسا کرنا در حقیقت میں شرک کے زمرے میں آتا ہے، کیونکہ اس میں اللہ ﷻ کی صفات میں غیر کو شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ اللہ ﷻ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ"

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے کا وسیلہ تلاش کرو"۔ (سورۃ المائدۃ، 5:35)۔

یہ آیت مؤمنوں کو تقویٰ اختیار کرنے اور اللہ ﷻ کے قرب کے لئے مناسب وسیلہ اختیار کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ یہ وسیلہ ہر وہ چیز ہے جو اللہ کے قریب لے جائے، جیسے نیک اعمال، دعائیں، یا نیک افراد کے ذریعے برکت طلب کرنا وغیرہ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان وسیلہ کا ایک مشہور واقعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بارش کے لیے دعا کی درخواست کا قصہ ہے۔ جب مدینہ میں شدید قحط پڑا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو آگے بڑھا کر دعا کروائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا

"اے اللہ! ہم پہلے اپنے نبی ﷺ کے وسیلے سے تجھ سے بارش کی دعا کرتے تھے اور تُو ہمیں بارش عطا کرتا تھا۔ اب ہم تیرے نبی ﷺ کے چچا کے وسیلے سے دعا کرتے ہیں، پس ہمیں بارش عطا فرما۔" (صحیح بخاری: 1010)

اس دعا کے بعد خوب بارش ہوئی اور قحط ختم ہوا۔اس حدیثِ مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نہ صرف نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے بلکہ آپ ﷺ کے بعد بھی نیک لوگوں کے وسیلے سے دعا فرمائی۔

یہ مثال اور قرآنی آیت اس بات کو مزید تقویت دیتی ہیں کہ نیک لوگوں اور ان کی دعاؤں کے وسیلے سے اللہ کی مدد اور رحمت طلب کرنا ایک جائز طریقہ ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے دعا کرنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ایسے لوگوں کی نیکی اور اللہ کے ساتھ ان کے تعلق کو،امت کے لئے اللہ تعالیٰ کی برکتیں اور رحمت و سکون حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

توسل کی اقسام

توسل کی مختلف اقسام ہیں، جنہیں عام طور پر علماء کی اکثریت جائز سمجھتی ہے۔ان میں شامل ہیں:

1۔نیک اعمال کے ذریعے توسل

توسل کی ایک جائز شکل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ سے کسی نیک عمل کے واسطے سے دعا کی قبولیت کی درخواست کی جائے۔اس کی مثال صحیح بخاری کی مشہور حدیث سے ملتی ہے، جہاں تین آدمی ایک غار میں ایک بڑی چٹان کے نیچے پھنس گئے تھے۔ہر ایک نے اللہ جل جلالہ سے دعا کی کہ ان کے کسی خاص نیک عمل کے واسطے سے چٹان کو ہٹا دیا جائے۔اللہ جل جلالہ نے ان کی دعائیں قبول فرمائیں اور انہیں اس مصیبت سے نجات عطا فرمائی۔(کتاب 34،حدیث 162)

2۔اللہ کے اسماء اور صفات کے ذریعے توسل

قرآن مجید میں اللہ جل جلالہ کے خوبصورت ناموں کے ذریعے دعا مانگنے کی تلقین کی گئی ہے:

"اور اللہ کے لئے ہیں سب نام اچھے سو اس کو پکارو وہی نام کہہ کر"(سورۃ الاعراف،7:180)

مثال کے طور پر، کوئی کہہ سکتا ہے کہ "اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کے واسطے اور تیرے خوبصورت صفات کے ذریعے سے دعا کرتا ہوں کہ میری درخواست قبول فرما۔"

3۔نیک لوگوں کے ذریعے توسل

توسل کی اس شکل میں اللہ جل جلالہ سے کسی نیک شخص کے مرتبے اور مقام کے واسطے سے دعا کی جاتی ہے، جیسے کہ حضرت محمد ﷺ یا دیگر اولیاء اور نیک لوگ کے وسیلہ سے۔مثال کے طور پر، کوئی کہہ سکتا ہے کہ "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے محبوب نبی حضرت محمد ﷺ کے ذریعے درخواست کرتا ہوں کہ میری حاجت پوری فرما"۔اس قسم کا توسل زیادہ تر علماء کے نزدیک جائز ہے، اگرچہ ساتویں صدی ہجری سے کچھ علماء کی طرف سے اس پر اختلاف بھی کیا گیا۔

4۔کسی زندہ نیک شخص سے دعا کی درخواست کروانا

توسل کی ایک اور قسم، جسے تمام علماء نے متفقہ طور پر قبول کیا ہے، وہ یہ ہے کہ کسی نیک شخص سے اپنی طرف سے دعا کرنے کی درخواست کی جائے۔نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اکثر آپ ﷺ سے دعا کی درخواست کرتے تھے۔

توسل کا عمل متعدد مستند احادیث، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور علماء کے اعمال سے ثابت ہے۔نیچے کچھ اہم مثالیں دی گئی ہیں:

1۔اندھے شخص کی دعا

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور اپنی بینائی واپس آنے کی دعا کی درخواست کی۔نبی کریم ﷺ نے اس شخص کو وضو کرنے اور ایک خاص دعا پڑھنے کی ہدایت فرمائی:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ

"اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد ﷺ جو نبی رحمت ہیں ان کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں"

یہ حدیث شریف سنن ترمذی شریف، مسند احمد اور دیگر کتبِ احادیث میں موجود ہے، اور متعدد علماء کے نزدیک یہ حدیث شریف صحیح ہے اور اس حدیث شریف سے جنابِ نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا مانگنے کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔

2۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کا نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد عمل

جنابِ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ایک ضرورت مند شخص کو یہی دعا سکھائی، جس سے اس کی ضرورت پوری ہو گئی۔ لہٰذا یہ اس بات کو ثابت کرتی ہے کہ جنابِ نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا کرنے کا عمل آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی جاری رہا۔ (معجم الصغیر جلد 1، صفحہ 184؛ معجم الکبیر جلد 9، صفحہ 17؛ دلائل النبوۃ امام بیہقی جلد 6 صفحہ 167-168)۔ امام طبرانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

3. جنابِ نبی کریم ﷺ کے مزار اقدس پر توسل

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شدید قحط کے دوران ایک شخص نبی کریم ﷺ کے مزار اقدس پر حاضر ہوا اور بارش کے لیے آپ ﷺ سے شفاعت طلب کی، اس کے کچھ ہی دیر بعد قحط ختم ہوا اور بارش ہو گئی۔ یہ واقعہ امام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ سمیت کئی علماء نے نقل کیا ہے، اور یہ جنابِ نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد ان کے وسیلے دعا مانگنے کی مثال ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 12، صفحہ 31-32؛ دلائل النبوۃ امام بیہقی جلد 7، صفحہ 47)۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس روایت کے سلسلہ اسناد کو "حسن اور قوی" فرمایا ہے۔ (مسند الفاروق جلد 1، صفحہ 223)۔

4. حضراتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے ذریعے سے توسل

جب حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں ان کا انتقال ہوا تو جنابِ نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے دعا کی:

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی کے واسطہ اور میرے سے پہلے آنے والے انبیاء کرام کے واسطے سے دعا کرتا ہوں"

یہ حدیث کئی کتبِ احادیث میں موجود ہے اور امام حاکم اور امام ابن حبان رحمھما اللہ تعالیٰ جیسے علماء نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

5۔ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کے لیے جنابِ نبی کریم ﷺ کے ذریعے سے توسل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو جنابِ نبی کریم ﷺ نے انہیں دفنانے سے قبل یہ دعا کی:

اللَّهُمَّ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مُدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ مِنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِي بِأَنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

"اے اللہ! جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے، اور وہ زندہ جاوید ہے اور کبھی نہیں مرے گا، (اے اللہ) میری والدہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو بخش دے، اور ان کے لیے منکر نکیر کے سوالات آسان کر دے، اور ان کی قبر کو وسیع فرما تیرے نبی اور مجھ سے پہلے نبیوں کے وسیلہ سے۔ بے شک تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔" (معجم الاوسط جلد 1، صفحہ 152؛ حلیہ جلد 3، صفحہ 121)

اس روایت میں "بحق نبیک" (اپنے نبی کے وسیلے سے) کے الفاظ سے توسل کا جواز معلوتا ہے۔ اس روایت کو امام ابن حبان اور حاکم رحمہما اللہ تعالیٰ نے صحیح قرار دیا گیا ہے۔

متعدد علماءِ کرام کے قول و عمل سے توسل کے جواز کا ثبوت ملتا ہے۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

امام شافعی رحمہ اللہ: امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی قبر مبارک پر جانے اور ان کے وسیلے سے دعا کرنے کا ثبوت ہے۔ (تاریخ بغداد)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ: انہوں نے نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا کرنے کی ترغیب دی ہے، جیسا کہ مختلف فتاوی میں ذکر کیا گیا ہے۔ (فتاوی ابن تیمیہ جلد 1، صفحہ 140؛ مفاہیم صفحہ 137)

حافظ ابن حجر الهیتمی رحمہ اللہ: انہوں نے توسل سے متعلقہ کئی احادیث کی اسناد کو صحیح قرار دیا ہے۔

علامہ نووی رحمہ اللہ: انہوں نے جنابِ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کے آداب میں ذکر کیا کہ اللہ سے دعا کی قبولیت کے لئے جنابِ نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے دعا کی جائے۔ اس کے بعد علامہ نووی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں: "علامہ ماوردی رحمہ اللہ تعالیٰ، القاضی ابو طیب رحمہ اللہ تعالیٰ اور ہمارے تمام علماءِ کرام نے سب سے بہترین چیزوں میں سے توسل کو ذکر کیا ہے اور اس کو مستحب قرار دیا ہے۔

"امام عتبی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "میں رسول اللہ ﷺ کی قبرِ اطہر کے قریب بیٹھا تھا کہ ایک دیہاتی آیا اور کہا کہ "اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے قرآن میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول سنا ہے کہ اور اگر وہ جب وہ اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں تو آپ کے پاس آتے ہیں اور اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں تو وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے ہیں۔' (سورۃ النساء: 64) پس میں آپ کے پاس اپنے گناہوں کی معافی کے لئے اور آپ کے وسیلے سے اپنے رب سے سفارش کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" اس کے بعد دیہاتی نے چند اشعار پڑھے اور چلا گیا۔

امام عتبی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ "پھر میں سو گیا اور خواب میں جنابِ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ 'اے عتبی! اس دیہاتی کے پاس جا کر اسے خوشخبری دے دو کہ اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا ہے۔'" (المجموع جلد 8، صفحہ 456؛ مناسک امام نووی صفحہ 498-499)

مزید برآں حافظ سخاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "القول البدیع" میں اس بات پر زور دیا ہے کہ جنابِ نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے کی جانے والی دعائیں اکثر قبول ہوئی ہیں، جس سے علماء کرام اس عمل کے جواز اور مستحسن ہونے کو فرماتے ہیں۔

اسلام میں توسل کا ثبوت اور اس کا جائز اور مستحسن ہونا موجود ہے اور اس کی تائید قرآنِ کریم، احادیثِ مبارکہ اور سلفِ صالحین کے عمل سے ہوتی ہے۔ اگرچہ توسل کی بعض اقسام پر بعد کے علماء نے اختلاف کیا ہے، لیکن فقہاءِ کرام، محدثین اور متکلمین کی اکثریت نے اس کے جائز ہونے کو تسلیم کیا ہے۔

<u>نوٹ: یہ توسل صرف اس وقت جائز ہے جب انسان کا عقیدہ یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی مدد کرنے والے اور دعائیں قبول کرنے والے ہیں اور وسیلہ صرف اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، اس طرح کا توسل اسلام میں جائز ہے۔</u>

بد قسمتی سے آج کل کچھ لوگ وسیلہ کے معاملہ کو خلط ملط کرتے ہیں کہ براہِ راست فوت شدگان سے مانگتے ہیں جو کہ غلط عمل ہے اور شرک ہے۔

-<u>تحریر</u>: مفتی عبدالکریم

-<u>انگریزی سے اردو میں ترجمہ</u>: مفتی عبدالوھاب حسن (پاکستان)